روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 11 جون 2009ء 17 جمادی الثانی 1430 ہجری 11/احسان 1388 ھش جلد 59-94 نمبر 129

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

کرامات کی اصل بھی یہی ہے کہ جب انسان اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا کا ہو جاتا ہے اور اُس میں اور اُس کے ربّ میں کوئی حجاب باقی نہیں رہتا اور وہ وفا اور صدق کے تمام اُن مراتب کو پورے کرکے دکھلاتا ہے جو حجاب سوز ہیں۔ تب وہ خدا کا اور اس کی قدرتوں کا وارث ٹھہرایا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ طرح طرح کے نشان اس کے لئے ظاہر کرتا ہے جو بعض بطور دفع شرّ ہوتے ہیں اور بعض بطور افاضۂ خیر اور بعض اُس کی ذات کے متعلق ہوتے ہیں اور بعض اُس کے اہل وعیال کے متعلق اور بعض اُس کے دشمنوں کے متعلق اور بعض اُس کے دوستوں کے متعلق اور بعض اُس کے اہل وطن کے متعلق اور بعض عالمگیر اور بعض زمین سے اور بعض آسمان سے۔ غرض کوئی نشان ایسا نہیں ہوتا جو اُس کے لئے دِکھلایا نہیں جاتا اور یہ مرحلہ دِقّت طلب نہیں اور کسی بحث کی اِس جگہ ضرورت نہیں کیونکہ اگر درحقیقت کسی شخص کو یہ تیسرا درجہ نصیب ہوگیا ہے..........تو دنیا ہرگز اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ ہر ایک جو اُس پر گرے گا وہ پاش پاش ہو جائے گا اور جس پر وہ گرے گا اُس کو ریزہ ریزہ کردے گا کیونکہ اُس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ اور اُس کا مُنہ خدا کا مُنہ ہے اور اُس کا وہ مقام ہے جس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ یہ ظاہر ہے کہ اگرچہ درہم ودینار اکثر لوگوں کے پاس (جو مالدار ہیں) ہوتے ہیں لیکن اگر وہ گستاخی کرکے بادشاہ کا مقابلہ کریں جس کے خزائن مشرق ومغرب میں پڑے ہوئے ہیں تو ایسے مقابلہ کا انجام بجز ذلّت کے کیا ہوگا؟ ایسے لوگ ہلاک ہونگے اور وہ تھوڑے سے درہم ودینار اُن کے بھی ضبط کئے جائیں گے۔

عزیز خدا کا نام ہے وہ اپنی عزّت کسی کو نہیں دیتا مگر اُنہیں کو جو اُس کی محبت میں کھوئے گئے ہیں۔ ظاہر خدا کا نام ہے وہ اپنا ظہور کسی کو نہیں بخشتا مگر اُنہیں کو جو اُس کے لئے بمنزلہ اُس کی توحید اور تفرید کے ہیں اور ایسے اُسکی دوستی میں محو ہوئے ہیں جو اَب بمنزلہ اُس کی صفات کے ہیں۔ وہ ان کو نور دیتا ہے اپنے نور میں سے اور علم دیتا ہے اپنے علم میں سے۔ تب وہ اپنے سارے دل اور ساری جان اور ساری محبت سے اُس یار یگانہ کی پرستش کرتے ہیں اور اُس کی رضا کو ایسا چاہتے ہیں جیسا کہ وہ خود چاہتا ہے۔

(حقیقة الوحی۔ روحانی خزائن جلد22 ص 53)

حضرت ابراہیمؑ سے خدا کا وعدہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا۔ میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور تجھ کو مبارک اور تیرا نام بڑا کروں گا اور تو ایک برکت ہوگا اور ان کو جو تجھے برکت دیتے ہیں برکت دوں گا اور اس کو جو تجھ پر لعنت کرتا ہے۔ لعنتی کروں گا اور دنیا کے سب گھرانے تجھ سے برکت پائیں گے۔ (پیدائش باب 12 آیت 2و3)

خداوند کے فرشتے نے ہاجرہ سے کہا کہ میں تیری اولاد کو بہت بڑھاؤں گا کہ وہ کثرت سے گنی نہ جائے اور خداوند کے فرشتے نے اسے کہا کہ تو ایک بیٹا جنے گی اس کا نام اسماعیل رکھنا کہ خداوند نے تیرا دکھ سن لیا۔ اس کا ہاتھ سب کے اور سب کے ہاتھ اس کے برخلاف ہوں گے اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بودوباش کرے گا۔ (پیدائش باب ۱۶ آیت ۱۰تا۱۲)

(تفصیل کیلئے دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ65)

احمدی عورت کی ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ ہالینڈ میں عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

عورت ہی ہے جس کی گود میں آئندہ نسلیں پروان چڑھتی ہیں اور عورت ہی ہے جو قوموں کے بنانے یا بگاڑنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے جس طرح کھول کر عورتوں کے حقوق و فرائض کے بارے میں فرمایا ہے اور قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں جس طرح تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے گھروں میں اپنے بچوں کو (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کے مطابق تربیت دینے کی طرف توجہ دلائی ہے، اگر عورتیں اس ذمہ داری کو سمجھ لیں تو احمدیت کے اندر بھی ہمیشہ حسین معاشرہ قائم ہوتا چلا جائے گا اور پھر اس کا اثر آپ کے گھروں تک ہی محدود نہیں رہے گا، جماعت کے اندر تک ہی محدود نہیں رہے گا بلکہ اس کا اثر گھروں سے باہر بھی ظاہر ہوگا۔ اس کا اثر جماعت

(باقی صفحہ 7 پر)

وقف نو لینگوئج انسٹیٹیوٹ کے زیر انتظام

سمر لینگوئج کلاسز کا آغاز

وقف نو لینگوئج انسٹیٹیوٹ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ ملحق بیت النصرت دارالرحمت وسطی میں مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق سمر لینگوئج کلاسز کا آغاز کیا جا رہا ہے۔

☆ عربی لیول 1 (پنجم تا مڈل) واقفین وواقفات نو
☆ انگریزی لیول 1 (پنجم تا مڈل) واقفین وواقفات نو
☆ انگریزی لیول 2 (ایف اے تا ایم اے) واقفات نو
☆ انگریزی لیول 2 (ایف اے تا ایم اے) واقفین نو
☆ انگریزی لیول 3 (لیول 2 پاس کرنے والی طالبات اس کلاس میں داخلہ لے سکتی ہیں)

مورخہ 11 جون 2009ء کو عصر تا مغرب بیت النصرت دارالرحمت وسطی سے ملحقہ وقف نو لینگوئج انسٹیٹیوٹ سے رجسٹریشن فارم حاصل کر لیں۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبر: 047-6011966 پر رابطہ فرمائیں۔

(انچارج وقف نو لینگوئج انسٹیٹیوٹ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

شجر خلافت

الفضل کے صد سالہ جوبلی نمبر مورخہ 3 دسمبر 2008ء کے سرورق پر درخت کی تصویر دیکھ کر

یہ خدا کا فضل ہے کہ ہو گیا سو سال کا
قادیاں دارالاماں میں جو شجر بویا گیا
ہر طرف سے بڑھ رہی ہیں اس کی دنیا میں جڑیں
ایک سو تریانوے ملکوں میں ہے پھیلا ہوا
ان گنت شاخیں ہیں اس کی ان گنت اثمار ہیں
نام ہیں شیریں، انوکھے اور دنیا سے جدا
اس کو پہلا پھل لگا ہے ترجمۃ القرآن کا
اب تلک اڑسٹھ زبانوں میں مکمل ہو گیا
سو زبانوں سے زیادہ منتخب آیات کا
اس طرح سے کچھ حدیثوں اور تحریرات کا
جب سے کی حضرت نے ہجرت پھل ملے سولہ کروڑ
دوسرا پھل اس شجر کا دعوت توحید کا
ریڈیو، ٹی وی، رسائل اور اخبارات سب
رات دن مصروف دعوت، اس شجر کا میڈیا
نصرت جہاں اسکیم بھی شیریں پھلوں میں ایک ہے
کالے ملکوں میں بھی طب وعلم کو ارزاں کیا
ہے شفا خانوں کی اکتالیس گنتی اب تلک
دکھی لوگوں کی یہ کرتے ہیں دوا، دارالشفاء
کھل گئے ہیں واں پہ اب تک پانچ سو اور دس سکول
زیور تعلیم سے ہوتے ہیں سب آراستہ
جلسہ سالانہ بھی دیکھو کیسا ہے شیریں ثمر
پوری دنیا سے چلے آتے ہیں اڑ کر باوفا
اور وہ جلسے جو ہوتے ہیں نبیؐ کے نام پر
سنت نبویؐ پہ چلنے کا عزم ہے برملا
واقفین نو کی فوجیں بھی اسی کی روشنی
پھر بیوت الحمد کا بھی ہے نرالا سلسلہ
خدمت انساں کی خاطر ہیں کمر باندھے کھڑے
مرد ہوں یا عورتیں یہ کام کرتے ہیں سدا
انصار ہوں، خدام ہوں، لجنات ہوں یا ناصرات
ہر طفل بھی دیکھئے داعی الی اللہ بن گیا
بے کسوں کو شادیوں کی بھی نہیں پرواہ رہی
شادی فنڈ کا بھی ثمر اک اس شجر کو ہے لگا
اثمار بھی شیریں ہو جس کے، سایہ بھی جس کا گھنا
اے فلک! تو نے کبھی ایسا شجر دیکھا ہے کیا ؟
ہے انوکھا یہ شجر دیتا ہے روح کو تازگی
جو رہا وابستہ اس سے اس نے مقصد پا لیا
ایک وقف عارضی بھی اس کا شیریں ہے ثمر
تعلیم قرآن کا طریقہ ہے یہاں سب سے جُدا
اس شجر پر ایک شیریں پھل ہے تحریک جدید
دعوتِ حق کا ذریعہ دنیا بھر میں بن گیا
اس سے بالکل اک مشابہ ہے ثمر وقف جدید
اس نے اپنے ملک میں ...... کا ذمہ لیا
دیں کی خاطر زندگی کا وقف ہے شیریں ثمر
زندگی پوری کریں، خواہ چند برس، خواہ آدھ ماہ
ہے دعاؤں کا ثمر بھی اس شجر سے ہی ملا
عابد و معبود میں اک رابطہ پختہ ہوا
ایک شیریں پھل لگا اس کو ''وصیت کا نظام''
ہو گیا آسان جنت میں حصولِ داخلہ
بن گیا ''الفضل'' کا سرورق اس سے خوش نصیب
یہ شجر، شجرِ خلافت، کس قدر ہے خوش نما
کیا کبھی باغوں میں دیکھا آپ نے ایسا شجر
جو ثمر، شجر خلافت کی طرح ہو دے رہا
یہ شجر ایسا ہے جس کو پا کے ملتا ہے خدا
حق تعالیٰ کی طرف جانے کا ہے یہ واسطہ
اے خدا توفیق دے ہم کو اسی کو تھام لیں
اب نہیں جاتا کوئی منزل کو رستہ دوسرا
ہم تو عاجز ہیں خدایا تیرے در کے ہیں گدا
اپنے ہی فضلوں سے اپنے سارے حکموں پر چلا

ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت زید بن حارثہؓ

نام ونسب

حضرت زیدؓ وہ منفرد صحابی رسول ﷺ ہیں جن کے نام کا اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس دائمی کتاب قرآن مجید میں ذکر کر کے انہیں زندہ جاوید کر دیا ہے۔ (الاحزاب: 38) آپ کا اصل نام بُضمہ تھا۔ بنو کلب قبیلے سے تھے اور حارثہ بن شراحیل کے بیٹے تھے۔ آپ کی والدہ سعدیٰ قبیلہ طے کی شاخ بنی معن سے تھیں وہ ایک دفعہ زید کو اس کے ننھیال ملوانے لے گئیں۔ دریں اثناء بنی معن پر ان کے دشمن قبیلے بنو قین نے حملہ کر دیا اور جن لوگوں کو قیدی بنا کر لے گئے ان میں زید بھی تھے جو اس وقت آٹھ برس کے کم سن لڑکے تھے۔ بنی قین نے زید کو عرب کے مشہور میلے عکاظ میں آگے فروخت کر ڈالا۔ اب زیدؓ کا ستارہ قسمت جاگا اور قریش کے ایک سردار حکیم بن حزام نے انہیں اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ کے لئے چودہ سو (1400) درہم میں خرید لیا۔

(ابن سعد جلد 3 ص 41,42، اصابہ جز 3 ص 25)

رسول اللہ ﷺ کی غلامی پر فخر

حضرت خدیجہؓ نے نبی کریم ﷺ سے شادی کے بعد اپنا یہ وفادار غلام اپنے قابل احترام اور عزیز شوہر کی ملکیت میں دے دیا اور زیدؓ نبی کریم ﷺ کی محبت وشفقت میں دن گزارنے لگے۔ ادھر زیدؓ کی جدائی میں اس کے گھر والوں کا برا حال تھا۔ ان کے حال زار کا کسی قدر اندازہ اس مرثیہ سے ہوتا ہے جو زیدؓ کے والد نے ان کی جدائی میں کہا۔

(ترجمہ) ’’ہائے میرے زید نے کیا کیا؟ میں اس کی جدائی پر خون کے آنسو روتا ہوں اور نہیں جانتا کہ کیا وہ کہیں زندہ بھی ہے کہ اس کے لوٹنے کی امید رکھی جائے یا اس پر موت وارد ہو چکی ہے۔

اے میرے بیٹے زید کاش مجھے معلوم ہوتا کہ تو میرے جیتے جی کبھی لوٹ کر واپس بھی آئے گا۔ اگر میری یہ خواہش پوری ہو جائے تو مجھے دنیا میں کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔ ہر نئے دن کا طلوع ہونے والا سورج مجھے زید کی یاد دلاتا ہے اور جب کسی بھی معصوم بچے کو میں اپنے پاس دیکھتا ہوں تو زید کا چہرہ سامنے آجاتا ہے۔

میرا یہ عزم ہے میں زید کی تلاش میں روئے زمین پر اونٹوں کو دوڑا دوڑا کر تھکا ماروں گا اور خواہ اونٹ تھک جائیں مگر میں اس گردش دنیا سے نہیں تھکوں گا جب تک کہ اپنا مقصد نہ پالوں اور میں اپنے بعد زید کے بھائیوں قیس اور عمرو اور یزید اور جبل کو بھی یہی وصیت کرتا ہوں کہ وہ اس مقصد کو کبھی نہ بھولیں۔‘‘

یہی تمنائیں اور ارادے لے کر قبیلہ کلب کے کچھ لوگ حج پر گئے۔ حسن اتفاق سے بالآخر انہوں نے زیدؓ کو تلاش کر ہی لیا اور اسے دیکھتے ہی پہچان لیا، زیدؓ بھی انہیں پہچان گئے اور اپنے گھر والوں کی حالت زار کا علم پا کر جواباً اپنے اہل خانہ کو اشعار کی زبان میں ہی جو محبت بھرا پیغام بھجوایا اس سے زیدؓ کی ذہانت وفطانت کا بھی خوب اندازہ ہوتا ہے جس میں انہوں نے ایک طرف اپنے گھر والوں کو تسلی دلانے کی کوشش کی ہے اور دوسری طرف یہ بتایا ہے کہ وہ خود کہاں اور کس حال میں ہیں۔

زیدؓ کے اشعار کا مفہوم یہ ہے:

’’مجھ غریب الوطن کو اپنی قوم سے دور ہونے کی حالت میں ان سے ملنے کا بے حد شوق ہے۔ اگرچہ میں بیت اللہ اور مشعر الحرام کے پاس قیام پذیر ہوں۔ پس اے میری قوم اب اپنے اس غم کو ختم کر دو جس نے تمہیں تکلیف میں مبتلا کر رکھا ہے اور روئے زمین پر اپنے اونٹوں کو بھگا کر مت تھکاؤ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ معد قبیلے کے اس بہترین خاندان میں رہتا ہوں جو نسلاً بعد نسل ایک معزز خاندان چلا آرہا ہے۔

(ابن سعد جلد 3 ص 41، استیعاب جلد 2 ص 116)

یہ پیغام جب زیدؓ کے باپ تک پہنچا تو ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا وہ بے اختیار محبت والفت کے جذبات سے مغلوب ہو کر یہ کہہ اٹھے رب کعبہ کی قسم! میرا بیٹا مل گیا پھر حارثہؓ نے اپنے بیٹے زیدؓ کی گردن غلامی سے آزاد کرانے کے لئے فدیہ کا انتظام کیا اور اپنے بھائی کعب کو ساتھ لے کر مکہ کے لئے رخت سفر باندھا۔ پوچھتے پچھاتے یہ لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں خانہ کعبہ میں حاضر ہوئے اور یہ مودبانہ درخواست پیش کی اے عبداللہ عبدالمطلب اور ہاشم کے صاحبزادے! اے اپنی قوم کے سردار! آپ لوگ جو حرم کے باسی اور بیت اللہ کے پڑوس میں رہنے والے ہیں۔ آپ قیدیوں کو آزاد کرتے اور انہیں کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم اپنے بیٹے کے بارہ میں جو آپ کے پاس ہے حاضر ہوئے ہیں۔ ہماری درخواست ہے آپ ہم پر احسان کرتے ہوئے اس کا فدیہ قبول کر لیں اور اگر اس سے زیادہ فدیہ کا تقاضہ کریں تو ہم وہ بھی پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ رسول اللہؐ نے تعجب سے پوچھا وہ کون؟ انہوں نے کہا زید بن حارثہ۔ اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ آپ لوگ فدیہ کے علاوہ بھی کسی بات پر راضی ہو سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا کس بات پر؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسے آزاد چھوڑ کر اختیار دے دیا جائے اگر وہ آپ لوگوں کے ساتھ جانے پر راضی ہو تو آپ اسے بغیر فدیہ کے ساتھ لے جا سکتے ہیں لیکن اگر وہ میرے پاس رہنے کا فیصلہ کرے تو خدا کی قسم جو شخص مجھے اختیار کرنا چاہتا ہے میں اس کے فیصلہ کے خلاف ہرگز نہ کروں گا۔

یہ نہایت منصفانہ فیصلہ سن کر زید کے والد اور چچا کہنے لگے کہ آپ نے تو ہماری توقع سے بھی بڑھ کر انصاف بلکہ احسان کا سلوک ہم سے روا رکھا ہے ہمیں یہ فیصلہ بسر وچشم قبول ہے۔ آنحضرتؐ نے زیدؓ کو بلا کر پوچھا۔ تم ان لوگوں کو جانتے ہو یہ کون ہیں؟ زیدؓ نے عرض کیا جی ہاں یہ میرے باپ اور چچا ہیں تب آپؐ نے فرمایا اور مجھے بھی تم خوب جانتے ہو نا! تم ایک زمانہ میری صحبت رہے ہو اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے چاہو تو اپنے باپ اور چچا کے ساتھ واپس اپنے وطن چلے جاؤ اور مرضی ہے تو میرے پاس رہو۔ حضرت زیدؓ نے (جو رسول اللہ ﷺ کے احسانوں کے نتیجہ میں آپؐ کے عاشق صادق بن چکے تھے) جو خوبصورت جواب دیا وہ دنیائے عشق ومحبت میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ زیدؓ نے کہا ’’اے میرے آقا! میں ہرگز آپؐ کے مقابلے میں کسی اور کے ساتھ جانے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ اب آپ ہی میرے مائی باپ ہیں۔‘‘ زیدؓ کا یہ جواب سن کر اس کے والد اور چچا حیران وششدرہ گئے۔ انہیں رسول اللہؐ کے اس حسن واحسان کا اندازہ نہیں تھا جو آپ اپنے غلام زیدؓ کے ساتھ فرماتے تھے۔ وہ کہنے لگے تیرا برا ہو اے زید کیا تو غلامی کو آزادی پر ترجیح دیتا ہے؟ کیا تو ان کو اپنے باپ اور اپنے چچا اور اپنے سب گھر والوں پر فوقیت دیتا ہے؟ زیدؓ نے کہا ہاں! ’’میں نے اس عظیم الشان انسان سے ایسا حسن سلوک دیکھا ہے کہ میرے لئے ممکن ہی نہیں کہ میں کبھی آپؐ کے مقابلے پر کسی اور کو ترجیح دے سکوں‘‘۔

(ابن سعد جلد 3 ص 45، اصابہ جز 3 ص 25)

ایک اور روایت میں یہ ذکر ہے کہ زید کے بھائی جبلہ نے بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے بھائی زید کو میرے ساتھ روانہ کر دیں اس پر زیدؓ نے اپنا یہ فیصلہ سنایا کہ وہ ’’آنحضرت ﷺ کے مقابلہ پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتے۔‘‘ بعد میں جبلہ کہا کرتے تھے کہ میرے بھائی زید کی رائے میری رائے سے افضل تھی۔

(ترمذی ابواب المناقب ذکر زید بن حارثہ، منتخب کنز العمال برحاشیہ جلد 5 ص 186)

واقعی زیدؓ نے جن کے ساتھ وفا کی وہ اس سے کہیں احسان اور وفا کرنے والے تھے۔

آنحضرت ﷺ زید کی اس وفا سے بہت خوش ہوئے اور زیدؓ کو اپنے ساتھ خانہ کعبہ میں لے جا کر یہ اعلان کیا۔ ’’اے تمام لوگو جو حاضر ہو گواہ رہنا زید آج سے میرا بیٹا ہے میں اس کا وارث اور یہ میرا وارث ہے‘‘۔ نبی کریم ﷺ کے احسان کا یہ سلوک دیکھ کر زیدؓ کے والد اور چچا مطمئن ہو کر واپس لوٹ گئے تب سے زیدؓ بن حارثہ زید بن محمد کہلائے۔ (اصابہ جز 3 ص 25)

قبول اسلام اور مواخات

اب زیدؓ خاندان رسالت کے فرد بن چکے تھے۔ بعض دوسری روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ واقعہ آنحضرتؐ کے دعویٰ نبوت سے پہلے کا ہے چنانچہ روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جب زیدؓ کو یہ اختیار دیا کہ چاہو تو میرے ساتھ رہو اور چاہو تو تم اپنے باپ کے ساتھ چلے جاؤ تو زیدؓ نے آنحضرتؐ کے قدموں میں رہنے کا فیصلہ کیا اور آنحضرت ﷺ کے پاس رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو نبوت پر سرفراز فرمایا۔ زیدؓ نے آپؐ کی تصدیق کی۔ آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور ابتدائی زمانہ میں آپ کے ساتھ نمازیں پڑھتے رہے۔ وہ پہلے مسلمان مرد اور سب سے پہلے نماز پڑھنے والے ہیں۔

(مجمع الزوائد جلد نمبر 9 ص 274، منتخب کنز العمال جلد 5 ص 186)

حضرت زیدؓ کے قبول اسلام کے بارہ میں امام زھری کی یہ روایت ہے کہ زیدؓ سے پہلے کسی اور کا قبول اسلام ہمارے علم میں نہیں۔ (اصابہ جز 3 ص 25)

اس کی تائید زیدؓ بن حارثہ کی اپنی ایک روایت سے بھی ہوتی ہے جس کا تعلق آغاز وحی اور وضو اور نماز سکھانے کے طریق سے ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جبرئیلؑ اول جو وحی لے کر آئے اس میں نبی کریم ﷺ کو وضو اور نماز کا طریق سکھایا گیا۔ (مسند احمد جلد نمبر 4 ص 161)

حضرت حمزہؓ کے قبول اسلام کے بعد آنحضرت ﷺ نے زیدؓ اور اپنے چچا حمزہؓ میں مواخات قائم فرمائی اور انہیں بھائی بھائی بنا دیا۔ اللہ اللہ ایک غلام کی اتنی قدردانی مگر زید اب غلام تو نہیں تھے وہ رسولؐ اللہ کے منہ بولے بیٹے بن چکے تھے۔

اگرچہ بعد میں قرآنی حکم اُدۡعُوۡهُمۡ لِاٰبَآئِهِمۡ (الاحزاب: 6) کے مطابق زیدؓ بن محمد ﷺ کو دوبارہ زیدؓ بن حارثہ کہا جانے لگا۔

(مجمع الزوائد جلد 9 ص 274)

رسول کریم ﷺ کی محبت

اور انتظام شادی

آنحضرت ﷺ نے زیدؓ سے محبت واخوت دینی کا رشتہ خوب نبھایا اور ہمیشہ اس محبت والفت کا اظہار فرماتے رہے۔ جب نبی کریمؐ نے اپنی چچازاد بہن اور قبیلہ قریش کی معزز خاتون حضرت زینبؓ بنت جحش کا رشتہ حضرت زیدؓ سے طے فرمایا اور اس طرح خاندانی تفاخر اور آزاد وغلام کی تمیز اور تفریق کی بدرسم عملاً اپنے پاؤں تلے روند ڈالی۔ یہ اور بات ہے کہ مزاج اور طبائع کی ناموافقت کے باعث یہ رشتہ دیرپا ثابت نہ ہوا اور بالآخر حضرت زیدؓ کو طلاق دینی پڑی مگر جیسا کہ اس رشتہ کا قائم ہونا بد رسوم مٹانے کے لحاظ سے تاریخ اسلام کا ایک شاندار واقعہ اور سیرت رسولؐ کا ایک

خوبصورت نمونہ ہے۔ پھر فتح مکہ کے موقع پر حضرت حمزہؓ کی جواں سال بیٹی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئی تو ان کی کفالت کا سوال پیدا ہوا حضرت علیؓ اور جعفرؓ نے اپنی چچازاد بہن کی کفالت پر اپنا حق جتلایا۔ حضرت زیدؓ نے عرض کیا یہ میرے دینی بھائی حمزہؓ کی بیٹی ہے آنحضرتؐ نے اگرچہ اس بچی کو حضرت جعفرؓ کے اہل خانہ کے سپرد کیا لیکن اس موقع پر حضرت زیدؓ سے اپنے دلی تعلق اور لگاؤ کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا اے زید واقعی تو ہمارا دینی بھائی ہے تیرے ساتھ ایک محبت کا تعلق ہے۔ (مسند احمد حنبل جلد نمبر 1 ص 98)

اور امر واقعہ بھی یہی ہے حضرت زیدؓ دراصل رسولؐ اللہ کے گھر کے ایک فرد تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے زیدؓ کی حضرت زینبؓ سے علیحدگی کے بعد اپنی خادمہ ام ایمنؓ سے ان کی شادی کا انتظام کیا۔ ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ ام ایمنؓ سے شادی کرنے والے کو میں جنت کی بشارت دیتا ہوں۔ یہ بشارت بھی حضرت زیدؓ کے حصے میں آئی۔ حضرت ام ایمنؓ کے بطن سے حضرت زیدؓ کے بیٹے اسامہؓ پیدا ہوئے اور انہی کی کنیت کی نسبت آپ ابو اسامہؓ بھی کہلاتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کو حضرت زیدؓ اور ان کے خاندان سے جو محبت تھی۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے جو حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں ایک قیافہ شناس آیا۔ اسامہؓ اور زیدؓ دونوں باپ بیٹا لیٹے ہوئے تھے۔ اس قیافہ شناس کی نظر جوان دونوں کے پاؤں پر پڑی تو کہنے لگا یہ پاؤں ایک دوسرے میں سے ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ اس بات سے بہت ہی خوش ہوئے اور یہ بات آپ کو بہت ہی پسند آئی۔ بڑی خوشی سے مجھے یہ بات بتاتے تھے کہ اس طرح ایک قیافہ شناس نے زیدؓ اور اسامہؓ کے باپ بیٹا ہونے کی گواہی دی ہے۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب زیدؓ)

اسامہؓ رسول اللہ ﷺ کے گھر میں پلے بڑھے رسول اللہ ﷺ اس سے بہت محبت کا سلوک فرماتے تھے بسا اوقات اپنی گود میں ایک طرف حضرت امام حسینؓ کو اور دوسری طرف حضرت اسامہؓ کو بٹھا لیتے اور خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتے اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو ابھی ان سے محبت فرما۔

رسول اللہ ﷺ کی حضرت زینبؓ سے شادی

حضرت زیدؓ اور زینبؓ کی جدائی میں بھی اللہ تعالیٰ کی گہری حکمتیں اور مصلحتیں پنہاں تھیں۔ دراصل یہ ایک الٰہی تقدیر تھی۔ حضرت زینبؓ رسولؐ اللہ کے عقد میں آئیں اور متبنّٰی کی رسم کا حقیقی طور پر خاتمہ ہوا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

جب زیدؓ نے اس عورت کے بارہ میں اپنی خواہش پوری کر لی یعنی طلاق دے دی تو ہم نے اس عورت کا تجھ سے بیاہ کر دیا تا کہ مومنوں کے دلوں میں اپنے لے پالکوں کی بیویوں سے نکاح کرنے کے متعلق ان کو طلاق دے دینے کی صورت میں کوئی خلش نہ رہے اور خدا کا فیصلہ بہرحال پورا ہو کر رہنا تھا۔ (سورۃ الاحزاب:38)

متبنّٰی کی رسم کالعدم ہونے کے حوالے سے حضرت زیدؓ کو یہ منفرد سعادت اور اعزاز و شرف بھی حاصل ہو گیا کہ وہ واحد صحابی رسول ہیں جن کا نام قرآن شریف میں مذکور ہوا۔ اس پر طرہ یہ کہ اسی موقع پر قرآن شریف میں آنحضرت ﷺ کا مقام خاتم النبیّین کے حوالے سے بیان کیا گیا کہ آپ مسلمان مردوں میں سے کسی کے حقیقی باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیّین ہیں گویا آپ کو روحانی ابوت اپنی امت بلکہ تمام انبیاء کی حاصل ہے۔

حضرت زینبؓ کے ساتھ عقد کی الٰہی تقدیر کے پورا کرنے کے لئے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ؐ نے جو خوبصورت تدبیر اختیار کی، اس پر دل عش عش کر اٹھتا ہے اور آنحضرت ﷺ کے اخلاق فاضلہ اور اپنے خدام کے جذبات کا خیال رکھنے کے لحاظ سے انسان آپؐ کو داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ رسولؐ اللہ نے حضرت زینبؓ کو شادی کا پیغام بھجوانے کے لئے حضرت زیدؓ ہی کا انتخاب فرمایا۔ یہ احکام پردہ کے نزول سے پہلے کی بات ہے، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت زینبؓ کی عدت ختم ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زیدؓ کو فرمایا کہ آپ میری طرف سے حضرت زینبؓ کے پاس جا کر میرا شادی کا پیغام دیں۔ حضرت زیدؓ گئے تو حضرت زینبؓ گھر کے کام کاج میں مصروف تھیں حضرت زیدؓ کا اپنا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اس پیغام کی وجہ سے حضرت زینبؓ کا ایک عظیم مقام میرے دل میں پیدا ہو چکا تھا یہاں تک کہ مجھے ان کی طرف دیکھنے اور نظریں ملانے کی بھی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ چنانچہ میں ان کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو گیا اور وہیں سے انہیں متوجہ کر کے آواز دی کہ اے زینب آپ کو بشارت ہو مجھے خدا کے رسول ﷺ نے آپ کے پاس شادی کا پیغام دے کر بھیجا ہے حضرت زینبؓ نے بھی کیسا پاکیزہ اور متوکلانہ جواب دیا میں کسی بھی کام کا فیصلہ استخارہ کے بغیر نہیں کرتی۔ چنانچہ اسی وقت وہ اپنی سجدہ گاہ میں دعا کے لئے کھڑی ہو گئیں۔ دریں اثناء قرآن شریف کی سورۃ احزاب کی آیت 38 بھی نازل ہو گئی جس میں حضرت زینبؓ سے آنحضرتؐ کے نکاح کا ذکر ہے چنانچہ اس کے بعد یہ رشتہ طے پایا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 ص 195)

ہجرت مدینہ

جب مدینہ ہجرت ہوئی تو حضرت زیدؓ کلثومؓ بن ہدم کے مکان پر آ کر ٹھہرے۔ نبی کریم ﷺ نے قبیلہ اوس کے سردار اسیدؓ بن حضیر اور حضرت زیدؓ کی مواخات قائم فرمائی۔ جب عقبہ بن ابی معیط سردار قریش کی بیٹی ام کلثومؓ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائیں تو رسول اللہ ﷺ کے ہم زلف حضرت زبیرؓ بن العوام آپؐ کے داماد حضرت عثمانؓ بن عفان معززین قریش حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف اور حضرت عمروؓ بن العاص نے انہیں شادی کا پیغام بھیجا۔ حضرت زیدؓ نے بھی پیغام بھجوایا۔ ام کلثومؓ نے رسول کریم ﷺ سے مشورہ کیا تو آپ نے حضرت زیدؓ کے حق میں رائے دی چنانچہ ام کلثومؓ سے ان کی شادی ہو گئی۔

حضرت زیدؓ زبردست تیرانداز تھے اور غیر معمولی قائدانہ صلاحیتیں رکھتے تھے۔ جملہ غزوات بدر، احد، خندق، حدیبیہ، خیبر اور فتح مکہ میں شرکت فرمائی۔ غزوۃ المریسیع کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے آپ کو مدینہ میں امیر مقرر فرمایا۔ اس کے علاوہ آنحضرتؐ نے نو مہمات مختلف اطراف میں حضرت زیدؓ کی سرکردگی میں بھجوائیں اور انہیں ان کا امیر مقرر فرمایا۔ حضرت سلمہؓ بن الاکوع بیان کرتے ہیں کہ میں رسول کریمؐ کے ساتھ سات غزوات میں شریک ہوا اور حضرت زیدؓ بن حارثہ کے ساتھ نو مہمات میں شریک ہوا جن میں رسول کریمؐ نے انہیں ہم پر امیر مقرر فرمایا۔

(ابن سعد جلد 3 ص 45)

حضرت زیدؓ ایک دعا گو اور خدا پر توکل کرنے والے انسان تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے طائف سے خچر اور مزدور کرایہ پر لیا۔ راستہ میں ایک ویرانہ آیا تو خچر والے نے وہاں رک کر انہیں اتار دیا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں کئی لاشیں پڑی ہیں۔ حضرت زیدؓ کو بھی اس نے قتل کرنا چاہا تو انہوں نے خواہش کی کہ مجھے دو رکعت نماز ادا کر لینے دو۔ اس نے کہا ان سب لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا مگر نماز ان کے کچھ کام نہ آئی۔ نماز کے بعد جب وہ مزدور انہیں قتل کرنے لگا تو انہوں نے دعا کی کہ اے ''ارحم الراحمین!'' اچانک ایک آواز آئی ''اسے قتل نہ کرو۔'' وہ ڈر گیا ادھر ادھر دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا تین دفعہ ایسا ہوا پھر اچانک ایک گھڑ سوار نمودار ہوا جس کے ہاتھ میں لوہے کی برچھی تھی اور سر پر آگ کا شعلہ نظر آتا تھا۔ اس سوار نے اس شخص کو ہلاک کر دیا پھر اس فرشتہ نے زیدؓ سے کہا کہ جب تم نے پہلی دفعہ کہا ارحم الراحمین تو میں ساتویں آسمان پر تھا۔ دوسری آواز پر دوسرے آسمان پر اور تیسری پر تمہارے پاس تمہاری مدد کو پہنچا۔

(استیعاب جلد 2 ص 118)

قائدانہ صلاحیت اور سنت رسول ﷺ

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جب بھی کسی لشکر میں حضرت زیدؓ بن حارثہ کو روانہ فرمایا ہمیشہ لشکر کی امارت ان ہی کے سپرد فرمائی اور اگر وہ آپؐ کے بعد زندہ رہتے تو شاید انہیں آپ کی جانشینی کی بھی توفیق ملتی۔ بے شک یہ حضرت عائشہؓ کی اپنی ذاتی رائے ہے، مگر اس سے نبی کریمؐ کے نزدیک حضرت زیدؓ کے مقام کا اندازہ بھی ہوتا ہے حضرت زیدؓ کے بعد نبی کریمؐ نے ان کے جواں سال بیٹے اسامہؓ کو اپنی وفات سے پہلے ایک لشکر کا امیر مقرر فرمایا تو اس پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا نبی کریمؐ نے اس موقع پر ایک تقریر فرمائی۔ چنانچہ حضرت عبداللہؓ بن عمر کا بیان ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ ''آج تم نے اسامہ کی امارت پر اعتراض کیا ہے تم نے اس سے پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی اعتراض کیا تھا اور خدا کی قسم اسامہ امارت کے لائق اور قابل ہے اور وہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے''۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب زید بن حارثہ، منتخب کنز العمال جلد 5 ص 186)

حضرت زیدؓ کے لئے ان کی قائدانہ صلاحیتوں کے بارہ میں نبی کریمؐ کا یہ اظہار یقیناً قابل رشک ہے حضرت زیدؓ سے رسول کریمؐ کی محبت کے بے ساختہ اظہار کا ایک خوبصورت واقعہ حضرت عائشہؓ یوں بیان فرماتی ہیں کہ زیدؓ بن حارثہ کسی مہم سے واپس مدینہ تشریف لائے اور رسول کریمؐ میرے گھر میں تشریف فرما تھے۔ حضرت زیدؓ ملاقات کے لئے حاضر خدمت ہوئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ آنحضرتؐ اپنے اس فدائی خادم کے استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے۔ ان کا بوسہ لیا اور گلے لگایا۔

(ترمذی ابواب المناقب باب مناقب زیدؓ بن حارثہ)

رسول اللہ ﷺ کی اس محبت شفقت کے باعث تمام صحابہ آپؐ سے محبت کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے حضرت اسامہؓ بن زید کے لئے ساڑھے تین ہزار درہم اور میرے لئے تین ہزار کا وظیفہ مقرر کیا۔ میں نے اپنے والد حضرت عمرؓ سے درخواست کی کہ آپ نے اسامہ کو مجھ پر فضیلت دی ہے حالانکہ غزوات میں شرکت کے لحاظ سے انہیں مجھ پر کوئی سبقت حاصل نہیں ہے حضرت عمرؓ نے کیا پیارا جواب دیا کہ اسامہ کا باپ نبی کریمؐ کو تمہارے باپ سے زیادہ محبوب تھا اور اسامہ آپ ﷺ کو تم سے زیادہ عزیز تھا پس میں نے آنحضرتؐ کے حبیب کو اپنے پیار پر ترجیح دی ہے۔

(ترمذی ابواب المناقب باب مناقب زیدؓ بن حارثہ)

غزوہ موتہ میں بنی کریمؐ نے حضرت زیدؓ کو اس لشکر پر امیر مقرر فرمایا جس میں رسولؐ اللہ کے عم زاد بھائی حضرت جعفرؓ بن ابی طالب اور حضرت عبداللہؓ بن رواحہ اور خالدؓ بن ولید جیسے آزمودہ کار جرنیل شامل تھے۔ مگر آنحضرتؐ نے حضرت زیدؓ کو امیر مقرر فرمایا جس پر بعض کو تعجب بھی ہوا۔ حضرت جعفرؓ نے تو اس تعجب کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے چنداں یہ اندیشہ نہ تھا کہ آپ زید کو مجھ پر امیر مقرر فرمائیں گے (ممکن ہے انہیں عبداللہؓ بن رواحہ یا خالدؓ کی امارت کا گمان غالب ہو) نبی کریمؐ نے فرمایا اللہ کا نام لے کر کوچ کرو۔ اسی میں تمہارے لئے بھلائی ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 5 ص 300)

زیدؓ کی شہادت اور نیک انجام

جب غزوہ مؤتہ میں اسلامی فوج مشرکین کے

آمنے سامنے ہوئی اور جیسا کہ اس زمانہ کا دستور تھا کہ امیر لشکر سواری پر سوار ہونے کی بجائے پیدل ہی جھنڈا اٹھا کر جنگ میں شریک ہوا کرتا تھا۔ (جس سے لشکر کے حوصلے اس خیال سے کہ امیر لشکر میدان میں موجود ہے بلند ہوتے تھے) حضرت زیدؓ بن حارثہ نے جھنڈا اٹھایا اور دو بدو دستی لڑائی کا آغاز کیا اور لشکر نے آپ کا ساتھ دیا۔ اسلامی لشکر کی صفیں جمی ہوئی تھیں اور ان کے پاؤں نہیں اکھڑ رہے تھے کہ اس دوران دشمن کی فوج نے حضرت زیدؓ سالار لشکر کو نشانہ بنا کر تیروں کی بوچھاڑ کر دی حضرت زیدؓ نے اس وقت خوب خوب داد شجاعت دی۔ رسولؐ خدا کے انتخاب امارت کا حق ادا کر دکھایا۔ نیزوں کا مقابلہ کرتے ہوئے جان دے دی مگر لشکر کے پاؤں اکھڑنے نہیں دیئے۔ حضرت زیدؓ کی عمر پچپن سال تھی۔ جب انہوں نے جام شہادت نوش کیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت زیدؓ کی اس بہادرانہ شجاعت کی خبر نبی کریم ﷺ کو فرما دی۔ آپؐ نے زیدؓ کی نماز جنازہ ادا کی اور فرمایا اس کی بخشش کی دعا کرو۔ وہ تو دوڑتے ہوئے جنت میں داخل ہوا۔ (یعنی جس شجاعت سے دوڑتے ہوئے آگے بڑھ کر جان دی ہے اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی رضا کی جنتوں کے دروازے اس پر کھول دیئے) اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو ایک خوبصورت لڑکی دیکھی جس کے حسن سے مجھے تعجب ہوا۔ میں نے پوچھا یہ کس کی خادمہ ہے۔ بتایا گیا کہ زید بن حارثہ کی ہے۔

(ابن سعد جلد 3 ص 46، منتخب کنز العمال برحاشیہ جلد 5 ص 186)

خالد بن شمر بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت زیدؓ کی شہادت کی خبر نبی کریم ﷺ کو ہوئی اور آپؐ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے تو حضرت زیدؓ کی صاحبزادی روتے ہوئے نبی کریمؐ سے لپٹ گئیں رسولؐ اللہ بھی رو پڑے۔ یہاں تک کہ شدت غم سے اپنے اس حبیب کی جدائی میں روتے ہوئے آپؐ کی سسکی نکل گئی۔ اس پر سعدؓ بن عبادہ نے عرض کیا رسولؐ اللہ یہ کیا ماجرا ہے؟ فرمایا یہ ایک حبیب کا اپنے محبوب سے اظہار محبت ہے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جس کے بارہ میں اللہ فرماتا ہے کہ اللہ نے اس پر انعام کیا ہے اور رسولؐ نے بھی (یعنی زیدؓ)

(ابن سعد جلد 3 ص 46,47، ترمذی کتاب المناقب)

سبحان اللہ! کیسا عظیم وہ عاشق صادق تھا جو اپنے پیارے خدام کی محبت کی ایسی لاج رکھتا تھا اور کتنا سعادت مند تھا وہ خادم رسول جو یہ مرتبہ بلند پا گیا کہ حبیب کبریاء کا حبیب ٹھہرا۔ سچ تو یہ ہے اے زیدؓ! آپ صرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہی حبیب نہیں رہے بلکہ کل عالم کے حبیب ہو گئے ہیں۔ ہاں! ہر اس عاشق رسول کے محبوب جو اپنے آقا و مولا پر اپنی جان اور اپنی روح اور اپنی ہر عزیز ترین چیز نچھاور کرنے کو تیار ہے اور محبت رسول ﷺ جس کے ایمان کا جز و ہے اور خدا کا رسول جسے اپنی اولاد اور ماں باپ سے بھی زیادہ پیارا ہے۔

پانی صحت، توانائی اور شفاء کے لئے ضروری ہے

انسانی اور حیوانی زندگی کی بقا کے لئے آکسیجن کے بعد پانی ہی سب سے اہم شے ہے۔ انسان کھانے کے بغیر چار یا پانچ ہفتے، بلکہ اس سے زیادہ ہفتوں تک زندہ رہ سکتا ہے، لیکن پانی کے بغیر وہ صرف چند ہی دنوں تک سانس لے سکتا ہے۔

انسانی زندگی میں پانی کو صحت، توانائی اور شفا بخشی کی بنیادی اہمیت اور مقام حاصل ہے۔ ہم جب ایک گلاس پانی پیتے ہیں تو اس کا کچھ حصہ معدے کی دیواروں میں فوراً جذب ہو کر خون میں براہ راست شامل ہو جاتا ہے، خاص طور پر ٹھنڈا پانی جلد جذب ہوتا ہے۔ باقی پانی معدے سے آنتوں میں پہنچ کر غذا کو تپلی اور سیال حالت میں رکھتا ہے، تاکہ غذا کے خون میں جذب ہونے کا عمل آسانی سے جاری رہے۔

پانی پینے کے چند ہی منٹوں میں خون پتلا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد یہ جسم کے دوسرے حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ آپ شاید یہ سوچتے ہوں کہ زیادہ مقدار میں پانی پینے سے بلڈ پریشر میں اضافہ ہو جاتا ہوگا، کیونکہ اصولاً خون میں پانی کی مقدار بڑھنے سے رگوں میں دباؤ کو بڑھ جانا چاہئے، لیکن ایسا نہیں ہوتا، کیوں کہ قادر مطلق نے جسم کی اس انداز میں ساخت کی ہے کہ جسم میں پانی کی سطح ایک حالت میں رہتی ہے۔ زیادہ پانی پینے کے باوجود بلڈ پریشر میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ انسان دن بھر میں اندازاً آٹھ گلاس پانی پیتا ہے۔

پانی جسم میں مسلسل بدلتا اور مختلف کام سرانجام دیتا رہتا ہے۔ مثلاً یہ ہاضم رطوبات اور تغذیاتی اجزا پورے جسم کو فراہم کرنے کے علاوہ فضلات بھی خارج کرتا ہے۔ جسم اس کے ذریعے سے خلیات کے اندر اور باہر پانی کی تقسیم میں توازن برقرار رکھتا ہے۔ خلیات کے اندر اور باہر اس کی فراہمی مسلسل بدلتی اور حرکت کرتی رہتی ہے۔ پانی جسم میں انجذاب، تقسیم اور رساؤ کو ممکن بناتا رہتا ہے۔

پانی جسم کے کئی کیمیائی ردعمل میں شامل اور داخل رہتا ہے۔ رطوبت لمفی غدود کے ذریعے سے اسی طرح گردش کرتی رہتی ہے، جیسا کہ خون رگوں میں چکر لگاتا رہتا ہے۔ بظاہر رطوبت جسم کے ایک حصے سے دوسرے حصے میں حرکت کرتی رہتی ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ پیر میں انجکشن کے ذریعے داخل کیا جانے والا رنگ سینے کی نالی میں ایک منٹ کے اندر پہنچ جاتا ہے۔ 65 فی صد انسانی جسم پانی پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ ہڈیوں جیسی خشک شے میں بھی ایک تہائی پانی موجود ہوتا ہے۔ 170 پونڈ وزنی شخص میں 110 پونڈ پانی ہوتا ہے۔

پانی پروٹو پلازما کا ایک جز ہوتا ہے۔ خلیہ خشک حالت میں کام نہیں کرتا۔ زیادہ تر خلیات نم یا تر حالت میں ہی کام کرتے ہیں۔ چنانچہ انسانی جسم کے خلیات کو غذا سیال، یعنی خون کے ذریعے ہی ملتی رہتی ہے۔ خلیات کی اس طلب کی تکمیل کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ جسم میں دس پونڈ پانی مسلسل گردش کرتا رہے۔

پیشاب بھی پانی پر مشتمل ہوتا ہے، جس میں غذا کے جذب و ہضم کے دوران شامل ہونے والے فضلات یا ردی اور خراب مادے موجود ہوتے ہیں۔ گویا ان خراب مادوں کے اخراج کے لئے پانی کی فراہمی ضروری ہوتی ہے۔ اسی طرح پھیپھڑوں کی سطح بھی پانی کی وجہ سے ہی گیلی یا نم رہتی ہے۔ اس کے بغیر پھیپھڑوں میں آکسیجن جذب ہو سکتی ہے نہ کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج ہو سکتی ہے۔

ماہر عضویات ڈبلیو۔ بی۔ کینن کے مطابق نظام ہضم سے جذب ہونے والے غذائی اجزا کی جسم میں ترسیل و تقسیم کا ذریعہ صرف پانی ہی ہوتا ہے۔ اسی کے ذریعہ سے ہمارے جسم میں وہ کیمیائی رد و بدل واقع ہوتے ہیں جن کا کئی بیماریوں سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔ پانی جسم کے درجۂ حرارت کو معتدل رکھنے کے لئے لازمی اور ضروری ہوتا ہے۔ پانی ہمارے جوڑوں کی سطح کو بھی تر اور گیلا رکھتا ہے۔

پانی کی کافی مقدار فراہم نہ ہونے کی صورت میں غذا صحیح طور پر ہضم اور جذب نہیں ہو سکتی۔ پانی کے بغیر غذا خون کے ذریعے سے جسم کے تمام حصوں تک فراہم بھی نہیں ہو سکتی۔

ہضم کا عمل پیچیدہ ہوتا ہے۔ اس میں غذا کے اجزا کا پانی کے ساتھ ردعمل ہوتا ہے، یعنی غذائی ذرات پانی کے شامل ہونے سے زیادہ ہلکے اور باریک ہو کر ہضم کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اس دوران لحمیات (پروٹینز) کے ساتھ پانی کا کیمیائی تعامل بھی ہوتا ہے۔ یہی عمل نشاستے، شکر اور چکنائیوں کے ساتھ بھی ہوتا ہے اور اس طرح خلیات کے لئے قابل استعمال بن جاتے ہیں۔

پانی معدے میں پہنچ کر ہضم کا عمل تیز کرنے کے لئے ہاضم رطوبات کی مقدار بڑھا دیتا ہے۔ پانی خوب پینے کی وجہ سے آنتوں میں ٹھوس غذا پتلی اور رقیق ہو جاتی ہے، اس طرح غذائی اجزا کے جذب کرنے میں آسانی ہوتی ہے اور فضلات یا ردی اشیاء خارج ہو جاتی ہیں۔

ہضم کا پہلا مرحلہ منہ سے شروع ہوتا ہے، جہاں نوالہ چبانے کے دوران منہ کی رطوبت یا تھوک (Saliva) نوالے میں شامل ہو کر اسے معدے کے لئے قابل ہضم بنا دیتا ہے اور خود سلائیوا 99 فی صد پانی پر مشتمل ہوتا ہے۔

معدے میں پروٹینز ہضم کرنے والی رطوبات 90 فی صد پانی پر مشتمل ہوتی ہیں۔ سلائیوا اور ان رطوبتوں کے شامل ہو جانے کے بعد غذا تقریباً سیال ہو کر چھوٹی آنت کے بالائی حصے میں پہنچ جاتی ہے۔ یہاں غذا کو مزید قابل ہضم بنانے کے لئے جگر، چھوٹی آنت اور لبلبے کی رطوبتیں بھی اس میں شامل ہو جاتی ہیں۔ یہ رطوبتیں بھی 90 فی صد پانی پر مشتمل ہوتی ہیں۔ چھوٹی آنت میں جذب کے بعد غذائی پھوک آگے بڑی آنت میں پہنچ کر بالآخر خارج ہو جاتا ہے۔

ہضم کے اس آخری مرحلے میں بڑی آنت (قولون) میں پانی کی بڑی مقدار جذب ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے پھوک یا فضلہ بالکل ٹھوس یا سخت نہیں بنتا، اسی لئے اس کا اخراج بھی آسان ہوتا ہے اور یہ بھی پانی کی ہی وجہ سے ممکن ہوتا ہے۔ یہاں 24 سے 30 گھنٹے رکنے کے بعد یہ خارج ہو جاتا ہے۔ اسہال یا ڈائیریا کی شکایت اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ بڑی آنت میں پانی کے جذب ہونے کے عمل میں خرابی یا گڑبڑ ہو گئی ہے، جس کی وجہ سے بہت زیادہ پانی دست کی صورت میں جسم سے خارج ہو کر بالخصوص بچوں کے لئے خطرے کے سامان کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے جسم میں پانی کی سخت کمی ہو جاتی ہے، جو بچوں کے لئے مہلک ثابت ہو سکتی ہے۔

اندازہ ہے کہ ہمارا جسم ہضم کے عمل میں روزانہ تقریباً چھ لٹر پانی استعمال کرتا ہے۔ اس میں ڈیڑھ لٹر لعاب دہن ایک یا دو لٹر ہاضم رطوبتیں اور صفرا اور دیگر رطوبات کی مختلف مقداریں بھی شامل ہو جاتی ہیں۔ ان سیالات کی ایک بڑی مقدار آنتوں کی دیواروں میں دوبارہ جذب ہو کر غذائیت بخش اجزا جسم کو فراہم کرتی ہیں۔ اس سے اندازہ لگا لیجئے کہ آپ کو روزانہ خوب پانی پینا چاہئے۔

پانی جسم سے اس میں حل ہونے والے فضلات بھی بڑی مقدار میں خارج کرتا ہے۔ یہ عمل پھیپھڑے، جلد اور گردے سرانجام دیتے ہیں۔

ہمارے پھیپھڑے ہوا کی بہت چھوٹی چھوٹی تھیلیوں پر مشتمل ہوتے ہیں جس کے لئے پھیپھڑوں کا مستقل طور پر نم یا گیلا رہنا ضروری ہوتا ہے، تاکہ آکسیجن جذب ہوتی اور کاربن ڈائی آکسائڈ خارج ہوتی رہے۔ پھیپھڑے، ناک، گلا، سانس کی نالی اور پھیپھڑوں میں پھیلی تنفس کی باریک رگوں کا جال بھی گیلا اور نم رہتا ہے۔ ہوا میں نمی کی کمی، یعنی خشکی کی صورت میں پھیپھڑوں میں گھٹن، تنگی اور تشنج کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، ایسی صورت میں کمرے کی ہوا میں بھاپ کے شامل کر دینے سے نمی کی وجہ سے بڑا آرام ملتا ہے۔ سخت خشک سردی میں بھی کمرے میں گرم پانی کے کھلے برتن میں رکھنے سے بھی سانس لینے میں سہولت ہوتی ہے۔ سانس کی تکلیف میں مبتلا افراد کے لئے بھاپ میں سانس لینے کا عمل بہت مفید اور

باقی صفحہ 6 پر

مکرم ڈاکٹر نصیر احمد زاہد صاحب

محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب

عاجز مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب کو اس وقت سے جانتا ہے جب وہ چھٹی کلاس کے طالب علم تھے۔ وہ بڑے بااخلاق تھے۔ کبھی کوئی نامناسب لفظ ان کے منہ سے نہیں سنا۔ طبیعت سادہ تھی۔ نمازوں کے پابند تھے۔ ان کے والد صاحب ایک بہت لمبا عرصہ ضلع میر پور خاص کے امیر رہے۔

جناب ڈاکٹر عبدالمنان صاحب نے اپنی تعلیم امریکہ میں مکمل کی اور وہیں پریکٹس کا ارادہ کر لیا۔ لیکن اپنے بزرگوار والد صاحب کی نصیحت پر میر پور خاص چلے آئے۔ فضل عمر کلینک ڈھولن آباد میں ایکسرے کی مشینیں اس وقت نصب ہوئیں جب غالباً سول ہسپتال میر پور خاص میں بھی یہ مشینیں نہیں آئی تھیں۔ مکرم عبدالمنان صاحب نے امریکہ سے آ کر یکسر فضل عمر کلینک کا نقشہ تبدیل کر دیا۔ چار منزلہ عمارت تعمیر ہوئی اور آپریشن تھیٹر بنے۔ یوں سندھ بھر کے دور دراز کے مریض فضل عمر ہسپتال میں آنے لگے۔ مریضوں کا تانتا لگا رہتا۔

جب مسیحا مخلص ہو تو مٹی کی پڑیا بھی شفا دے دیتی ہے۔ محترم امیر صاحب نے تو خود کو انسانیت کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا۔ خلیفہ وقت کی دعائیں ساتھ تھیں۔ مسیحا خود اپنے مریضوں کی شفایابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور روتا تھا۔ انسانیت کی خدمت کے لئے اس کے دل میں ایک تڑپ تھی جو اسے بے قرار رکھتی تھی۔ لاعلاج مریض بھی اور ایسے مریض بھی جن سے ڈاکٹر ناامید ہو چکے ہوتے تھے وہاں جا کر شفا پاتے تھے۔

عاجز سے بہت پیار کا تعلق تھا۔ سلام بھیجتے بہت ہی پیارے سلام۔ فضل عمر کلینک کے رش سے گھبرا کر مریض خاکسار کو ٹیلیفون کرتے اور خاکسار کے عرض کرنے پر فوراً مریض کو بلوا لیتے۔ ان کی شفقتوں اور محبتوں کو عاجز زندگی بھر فراموش نہ کر سکے گا۔ عاجز کا بیٹا بہتر تعلیم کے لئے باہر جانے لگا۔ تو اپنے پاس بلایا دعوت کی۔ بہت نصیحتیں کیں کہ تم جماعت کے سفیر بن کر جا رہے ہو۔ عمدہ نمونہ پیش کرنا۔ دس ہزار روپے بطور تحفہ عطا کئے۔ جناب امیر ضلع میر پور خاص بہت مصروف انسان تھے۔ کبھی کسی کی دل آزاری نہیں کرتے تھے۔ جماعت کی تربیت کے لئے بے چین و بے قرار رہتے۔ کبھی یہاں کبھی وہاں ہسپتال بھی چلاتے تھے۔ ہسپتال کے مریضوں کے پاس جاتے تھے۔ ہسپتال کے ڈاکٹروں کے پاس بیٹھتے تھے۔ ہسپتال کے سارے عملہ کے لئے سراپا شفقت تھے۔ بچوں کے لئے وقت نکالتے۔ اپنی زمینوں کی طرف نکل جاتے۔ ہر دعوت میں شریک ہوتے۔ جماعت کی ماہانہ میٹنگز اور کبھی حلقہ وار اجلاس بڑی باقاعدگی سے ہوتے۔ کبھی جماعتی حلقوں میں اور کبھی غیر از جماعت حلقوں میں ڈاکٹر صاحبان کی فوج کے ساتھ دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے نکل جاتے۔ کبھی کبھی تو کیمپ میں بارہ بارہ سو چودہ چودہ سو مریض آ جاتے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی مریض رہ گیا ہو یا کسی مریض کو اس کی دوائی نہ ملی ہو۔ وہ ایسے مشہور ہوئے کہ غرباء ان کے میڈیکل کیمپ لگنے کا انتظار کرتے اور دور دراز علاقوں سے علاج کے لئے آ جاتے۔ ان کے پاس اتنا وقت کہاں سے نکل آتا تھا۔ آج ہم حیران ہیں۔ عجیب بات ان میں یہ دیکھی کہ خود کو عاجز و کمتر انسان خیال کرتے تھے۔ مرکزی نمائندگان کے آگے تو بچھ بچھ جاتے تھے۔ ان کی مجالس میں بیٹھ کر مزہ آتا تھا۔ ان کی میٹنگز میں بیٹھ کر ہم نئے ولولوں کے ساتھ اٹھتے تھے۔

جناب امیر صاحب کی شہادت کے ساتھ ہی سوگواروں کا ایک ہجوم ان کے گھر گیا اور اپنے اپنے رنگ میں افسوس کا اظہار کیا۔ ان میں جماعت کے افراد تو تھے ہی۔ لیکن غیر از جماعت احباب بڑے بڑے قد آور سیاسی لوگ۔ سماجی لوگ گورنمنٹ افسران نے اس خون ناحق پر بڑے ہی درد اور غم کا اظہار کیا۔

نبی سر روڈ کے ایک غریب ہندو شخص نے مجھ سے ذکر کیا ''میں علاج کروانے گیا۔ میرے ایکسرے ٹیسٹ ہوئے۔ انہیں لے کر ڈاکٹر صاحب کے پاس گیا۔ تو عرض کیا غریب ہوں سستی دوائی لکھ دیں۔ انہوں نے ایکسرے عملہ کو بلا کر مجھ سے لی ہوئی ایکسرے فیس جو مبلغ -/1200 روپے تھی مجھے واپس دلا دی اور مجھے کہا پیسے نہ ہوں تو میرے سٹور سے دوائیں بھی فری لے لیں۔ اس کے ساتھ عاجز کی طرف سلام بھجواتے۔

ایک اور غیر از جماعت شخص نے بتایا میں اپنے مریض کو لے کر گیا دکھایا تو کہنے لگے آغا خان ہسپتال میں علاج ہو گا۔ ہمارے ساتھ گئے مریض کو داخل کروایا ہمیں ہر طرح سے تسلی دی کہنے لگے ہم ایسے شخص کو کیوں نہ روئیں جو اپنے سارے کام چھوڑ کر ہمارے لئے ہمارے مریض کی صحت کے لئے بہتر علاج کے لئے ہمارے ساتھ چل پڑا۔

سچ یہ ہے کہ ہمارے امیر انسانیت کی بے لوث خدمت کے لئے خود کو وقف کر چکے تھے۔ انہوں نے اس عہد کو خوب خوب نبھایا۔ جناب امیر خلیفۂ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہنے کے لئے ہر لحہ تیار رہتے تھے انہیں حضور پرنور سے عشق تھا۔

اللہ اللہ وہ بڑا انسان تھا۔ سب کا ہمدرد، سب کا غم گسار، کشادہ دل، سب کا دوست، آپ کی ناراضگی بھی تبسم کا رنگ لئے ہوتی تھی۔ جس سے سامنے والا شخص شرم سے پانی پانی ہوتا تھا۔ بے شک آج جناب امیر صاحب ہم میں موجود نہیں ہیں۔ لیکن جناب امیر صاحب سے وفا کا تقاضا ہے کہ جن راستوں پر جناب امیر صاحب ہمیں چلانا چاہتے تھے ہم انہیں راستوں پر چلنے کا عہد کریں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا کرتے ہیں کہ ہمیں امیر ضلع میر پور خاص کی صورت میں ایک اور عبدالمنان جیسا امیر عطا فرما اور مرحوم کے درجات بلند فرما انہیں بہشت میں جگہ عطا فرما۔

☆☆......☆☆......☆☆

(بقیہ صفحہ 5 پانی)

معاون ثابت ہوتا ہے۔ بھاپ کی اس نمی کی وجہ سے پھیپھڑوں کی خشکی دور ہوتی ہے اور ان میں جمع گاڑھا بلغم بھی آسانی سے خارج ہونے لگتا ہے۔

عام حالات اور درجۂ حرارت میں جسم سے پانی خارج کرنے کا سب سے زیادہ کام گردے کرتے ہیں۔ پیشاب کی مقدار کا تعلق پیئے جانے والے پانی کی مقدار سے ہوتا ہے۔ عموماً جسم سے ایک لیٹر پانی روزانہ پیشاب کی صورت میں خارج ہوتا ہے۔ اس میں ڈیڑھ اونس پانی میں حل پذیر فضلات شامل ہوتے ہیں۔ پانی کے اخراج کے دوسرے ذریعے پھیپھڑے، جلد اور آنتیں ہوتی ہیں۔

خون کا 90 فیصد پلازما پانی پر مشتمل ہوتا ہے، جو جسم میں آسانی سے گردش کرتا رہتا ہے۔ اس میں غذائی اجزاء، گیسیں، غیر نامیاتی (Inorganic) نمک، فضلات، حفاظتی اور نمو میں معاون اجزا شامل ہوتے ہیں۔

یہ اجزا خون کے خلیات اور ان کے اطراف کے ریشوں میں ضروری توازن برقرار رکھتے ہیں، جب کہ پلازما بعض ضروری اشیاء پر مشتمل ہوتا ہے اور ان خلیات اور ریشوں میں ان کا مستقل توازن برقرار رکھتا ہے۔

خون کو آکسیجن پھیپھڑوں سے فراہم ہوتی ہے۔ اسے پانی اور غذا آنتوں سے ملتے ہیں۔ ہارمونز کے رساؤ (Secretions) غدود سے اور ہضم و جذب کے بعد بچنے والے ردی اجزا، یعنی فضلات، خلیات سے اس میں شامل ہوتے ہیں، جب کہ خون کو غذا گلوکوز کی صورت میں جگر میں محفوظ ذخائر سے ملتی ہے۔

پانی کی ایک اہم خصوصیت

پانی کی ایک اہم خصوصیت حرارت جذب کرنے کی صلاحیت ہے۔ ہر جاندار کے لئے یہ صلاحیت بہت اہم ہوتی ہے، کیوں کہ اسی کے ذریعے سے جسم کی اندرونی حرارت کو مستقل طور پر ایک سطح پر رکھنا ممکن ہوتا ہے۔ چاہے ریگستان کی گرمی ہو یا برفستان کی سخت سردی، جسم کا درجۂ حرارت 6ء98 ڈگری فارن ہائیٹ رہنا چاہئے۔ جلد سے خارج ہونے والا پسینہ جسم کا درجۂ حرارت کم رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسے جسم کا ائر کنڈیشننگ کا نظام قرار دیا جا سکتا ہے۔ جلد کے علاوہ پھیپھڑوں کے ذریعے سے بھی پانی گرم و نم آلود سانس کے ذریعے سے خارج ہو کر درجۂ حرارت کو معتدل رکھتا ہے۔ پسینے کو ہوا کے لگنے سے جسم میں ٹھنڈک کا احساس پیدا اور درجۂ حرارت کم ہوتا ہے۔ خشک و گرم ہوا میں پسینے سے زحمت نہیں ہوتی، بلکہ آرام محسوس ہوتا ہے، لیکن ہوا کے نم اور گرم ہونے کی صورت میں چونکہ ٹھنڈک محسوس نہیں ہوتی، اس لئے ہم بے آرام اور بے چین رہتے ہیں۔ 37 ڈگری فارن ہائٹ پر پھیپھڑوں اور جلد سے خارج ہونے والے پسینے کی وجہ سے عام انسان روزانہ 23 اونس پانی سے محروم ہو جاتا ہے، لیکن تین گھنٹوں کی دوڑ لگانے والے شخص کے جسم سے تین گھنٹوں میں 14 پونڈ پانی خارج ہو جاتا ہے۔ اسی طرح فٹ بال کے کھلاڑی کے جسم کے وزن میں ایک گھنٹے 10 منٹ کے کھیل کے بعد 14 پونڈ کی کمی ہو جاتی ہے۔ یہ کمی پسینے کے اخراج کا نتیجہ ہوتی ہے۔

پسینے کے ذریعہ سے خارج یا کم ہونے والے پانی کی اس کمی کا جلد پورا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس طرح تھکن ختم ہو جاتی ہے، جو دراصل پانی کی کمی کی واضح علامت ہوتی ہے۔ ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ گرمی سردی ہر دو صورتوں میں جسم کو پانی کی فراہمی یقینی بنائے۔ یہ کمی صاف ستھرے محفوظ پانی، پھلوں اور سبزیوں کے تازہ رس سے بخوبی پوری ہو سکتی ہے۔ مختصر یہ کہ چاہے کتنا ہی پانی دستیاب کیوں نہ ہو اس کی ہر بوند کا صاف اور پاکیزہ ہونا لازمی ہے۔ صرف ایسا ہی پانی انسانی صحت اور حیات کی ضمانت ہوتا ہے۔

﴿ہمدرد صحت، نومبر 2007ء﴾

☆☆......☆☆......☆☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم محمد عثمان خان صاحب ڈیفنس کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم یاسر بن عثمان صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ زاہدہ مسرت صاحبہ بنت مکرم مسرت حسین بلوچ صاحب سے مکرم رانا غلام مصطفیٰ صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ یکم مئی 2009ء کو بعد نماز جمعہ بیت الرحمٰن ڈیفنس کراچی میں مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ مکرم یاسر صاحب حضرت محمد خاں صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں جبکہ مکرمہ زاہدہ مسرت صاحبہ مکرم میجر (ر) منظور حسین بلوچ صاحب سرگودھا کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم قریشی محمد سعید صاحب پنشنر جامعہ احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے نواسے مکرم فرخ سعید صاحب ایم ایس سی ولد مکرم سعید احمد صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ نادیہ سعید صاحبہ بنت مکرم مرزا سعید احمد صاحب مرحوم کے ساتھ مورخہ یکم مئی 2009ء کو بمقام احمدیہ ہال کراچی میں مبلغ اڑھائی لاکھ روپے حق مہر پر مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی ضلع کراچی نے کیا مکرم فرخ سعید صاحب محترم قریشی محمد حنیف قمر صاحب المعروف سائیکل سیاح کی نسل سے ہیں اور محترمہ نادیہ سعید صاحبہ حضرت خان بہادر غلام محمد صاحب آف گلگت رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت بنائے۔ آمین

میڈیکل انٹری ٹیسٹ 2009

یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور نے پنجاب کے سرکاری میڈیکل و ڈینٹل کالجز میں داخلہ کیلئے انٹری ٹیسٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ انٹری ٹیسٹ 27 ستمبر 2009ء کو ہوگا۔ حکومت پنجاب کے اعلان کے مطابق صوبے کے کسی بھی میڈیکل یا ڈینٹل کالج (سرکاری یا پرائیویٹ) میں داخلہ کیلئے یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور کا انٹری ٹیسٹ پاس کرنا لازمی ہے۔ سرکاری میڈیکل و ڈینٹل کالجز میں داخلے کا عمل اس سال اگست کے اواخر میں شروع ہو گا۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبرز 042-9231304-9 042-111-333-366 پر رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

اعلان دارالقضاء

(مکرم میاں ناصر احمد غالب صاحب
ترکہ مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ)

مکرم میاں ناصر احمد غالب صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 10/14 محلّہ دارالیمن ربوہ برقبہ ایک کنال بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم میاں منظور احمد غالب صاحب (خاوند)
2۔ مکرم بشیر احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم مبشر احمد ظہیر صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ فرح طیب صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم میاں عطاء الہادی صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم عطاء العلیم صاحب (بیٹا)
7۔ مکرمہ بشریٰ احمد صاحبہ (بیٹی)
8۔ مکرمہ طیبہ مریم صاحبہ (بیٹی)
9۔ مکرم میاں ناصر احمد غالب صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(بقیہ از صفحہ 1)

کے دائرہ سے نکل کر معاشرہ پر بھی ظاہر ہوگا اور اس کا اثر گلی گلی اور شہر شہر اور ملک ملک ظاہر ہوگا۔ اور وہ انقلاب جو حضرت اقدس مسیح موعود ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور (دین حق) کی جس خوبصورت تعلیم کا علم دے کر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے اس تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور (دین حق) کا جھنڈا دنیا میں گاڑنے میں..........جمع کرنے میں ہم تبھی کامیاب ہو سکتے ہیں جب احمدی عورت اپنی ذمہ داری کو سمجھے، اپنے مقام کو سمجھ لے اور اپنے فرائض کو سمجھ لے اور اس کے مطابق اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کرے۔

(الفضل انٹرنیشنل 22/ جولائی 2005ء)

تمام احمدی گھرانوں میں عورتوں کو پوری توجہ کے ساتھ اپنے بچوں کی تربیت کا خیال رکھنا چاہیے۔

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

☆......☆......☆

مدرسۃ الحفظ کے داخلہ کے طریقہ کار میں اہم تبدیلی

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ برائے سال 2009ء کیلئے داخلہ فارم 30 جولائی 2009ء تک مدرسۃ الحفظ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم مکمل کرنے کے بعد مدرسۃ الحفظ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 جولائی 2009ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔ نامکمل فارم پر کارروائی ممکن نہیں ہوگی۔

فارم کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ لف کریں۔

برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے۔)

پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

نوٹ: فارم پر صدر جماعت/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

اہلیت:

امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 جولائی 2009ء تک اس کی عمر بارہ سال سے زائد نہ ہو۔

امیدوار پرائمری پاس ہو۔

امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو

ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 8/ اگست کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 9 اور 10/ اگست کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 7/ اگست کو نظارت تعلیم، دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کردی جائے گی۔ تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کے لئے آنے سے قبل اس بات کی تسلی کرلیں کہ ان کا نام لسٹ میں شامل ہے۔ نیز مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

عارضی لسٹ اور تدریس کا آغاز

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 12/ اگست 2009ء کو صبح 9 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تدریس کا آغاز مورخہ 17/ اگست سے ہوگا حتمی داخلہ 31 دسمبر کے بعد تسلی بخش تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

نوٹ: انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں بھجوائی جائے گی۔

مدرسۃ الحفظ شکور پارک نزد نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ
پوسٹ کوڈ: 35460 فون: 047-6213322

(پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

مولوی تمیز الدین خان
سپیکر قومی اسمبلی پاکستان

سابق سپیکر قومی اسمبلی، کارکن تحریک پاکستان، مارچ 1889ء میں خانخان پور، ضلع فرید پور (بنگلہ دیش) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم فرید پور سے حاصل کی پھر کلکتہ سے ایم اے اور ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کرنے کے بعد فرید آباد میں وکالت شروع کی۔ 1921ء میں تحریک خلافت میں حصہ لینے پر ایک سال دو ماہ قید رہے۔ 1922ء میں ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع فرید پور کے صدر منتخب ہوئے۔ 1926ء میں بنگال اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ 1937ء کے عام انتخابات میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر بنگال اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ 1938ء میں اور پھر 1942ء میں بنگال اسمبلی کے رکن منتخب ہوکر وزیر مقرر ہوئے۔ 1946ء کے عام انتخابات میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر مرکزی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کے نائب صدر مقرر ہوئے۔ صدر قائداعظم تھے۔ ستمبر 1948ء میں قائداعظم کی وفات کے بعد جب دستور ساز اسمبلی کی صدارت کا عہدہ خالی ہوا تو مولوی صاحب اتفاق رائے سے اس عہدے پر منتخب کر لئے گئے۔

1954ء میں جب گورنر جنرل ملک غلام محمد نے دستور ساز اسمبلی توڑنے کا حکم صادر کیا تو مولوی تمیز الدین نے بڑی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس اقدام کو سندھ چیف کورٹ میں چیلنج کر دیا۔ چیف کورٹ نے مولوی تمیز الدین کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے قرار دیا کہ گورنر جنرل کا اقدام غیر آئینی تھا مگر حکومت نے فیڈرل کورٹ میں اپیل دائر کر دی جہاں فیصلہ گورنر جنرل کے حق میں ہوا اور اسمبلی توڑنے کا فیصلہ بحال رہا۔ فیڈرل کورٹ نے فیصلہ دیا کہ نئی اسمبلی کے لئے انتخابات کرائے جائیں۔

اس کے بعد مولوی صاحب کچھ عرصے کے لئے عملی سیاست سے کنارہ کش ہوگئے اور انہوں نے دوسری دستور ساز اسمبلی کے انتخابات میں حصہ نہیں لیا۔ تاہم جب 1962ء میں صدر ایوب خان نے ملک میں نیا آئین نافذ کیا تو وہ ایک مرتبہ پھر اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے اور 11 جون 1962ء کو قومی اسمبلی کے سپیکر منتخب ہوئے۔ انہوں نے متعدد کتابیں تحریر کیں۔ زندگی کے آخری ایام میں وہ اپنی خودنوشت لکھنے میں مصروف تھے لیکن زندگی نے وفا نہ کی اور ان کا یہ کام ادھورا رہ گیا۔ 19/ اگست 1963ء کو مولوی صاحب وفات پا گئے۔

☆......☆......☆

خبریں

پشاور، پی سی ہوٹل میں دھماکہ و فائرنگ 12 افراد ہلاک 40 زخمی

پشاور میں صدر کے علاقہ میں پی سی ہوٹل میں دھماکہ کے نتیجے میں 12 ر افراد ہلاک اور 40 زخمی ہو گئے جبکہ زخمیوں میں سے 6 کی حالت تشویشناک ہے۔ زخمیوں میں ایک صوبائی وزیر اور اے این پی کے سینیٹر نبی بنگش بھی شامل ہیں جبکہ زخمیوں کو لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور منتقل کیا گیا ہے۔ ہوٹل میں بڑی تعداد میں غیر ملکی بھی مقیم ہیں۔

مولوی فضل اللہ کا مرکز امام ڈھیری تباہ بنوں میں آپریشن شروع

سیکیورٹی فورسز نے بنوں میں مذاکرات کی ناکامی کے بعد غیر اعلانیہ کرفیو نافذ کر کے آپریشن شروع کر دیا جبکہ مالاکنڈ ڈویژن میں آپریشن کے دوران مزید 27 شدت پسند مارے گئے جبکہ 22 کو گرفتار کر لیا گیا۔ آپریشن میں ایک سیکیورٹی اہلکار جاں بحق اور 9 زخمی ہو گئے۔ فورسز نے امام ڈھیری میں امیر طالبان مولوی فضل اللہ کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا۔ کالعدم تحریک نفاذ شریعت سوات کے امیر اقبال خان کو پشاور سے گرفتار کر لیا گیا۔

شدت پسندوں کا خاتمہ کر کے متاثرین کی باعزت واپسی یقینی بنائیں گے

صدر زرداری نے کہا ہے کہ حکومت شورش زدہ علاقوں کو عسکریت پسندوں سے پاک کر کے متاثرین کی گھروں میں باعزت واپسی یقینی بنائیں گی۔ صدر کے ساتھ امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن کی غیر رسمی ملاقات میں صدر نے کہا کہ پاک فوج کامیابی سے متاثرہ علاقوں میں پیش قدمی کر رہی ہے۔ امریکی سفیر نے کہا کہ امریکہ پاکستان کے استحکام کیلئے ہر ممکن تعاون جاری رکھے گا۔

بجٹ میں پانی و بجلی منصوبوں کیلئے 178 ارب روپے مختص

اگلے مالی سال 2009-10ء کے بجٹ میں پانی و بجلی کے 143 منصوبوں کیلئے 178 ارب 83 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

رئیل سٹیٹ پر 2 نئے ٹیکس لگائے جائیں گے، حکومت کو 50 ارب روپے کا فائدہ ہوگا

آئندہ مالی سال 2009-10ء کے بجٹ میں رئیل سٹیٹ پر 2 نئے ٹیکس لگائے جائیں گے۔ نئے ٹیکسوں کے نفاذ سے حکومت کو 50 ارب روپے کی آمدنی ہوگی۔ ایک رپورٹ میں وزارت خزانہ کے ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ٹیکسز کے دائرہ کار سے حکومتی معیشت میں بھی بہتری آئے گی۔ یہ ٹیکسز رئیل سٹیٹ کے شعبہ میں لگائیں جائیں گے جن میں سروسز پر سرمایہ کاری منافع ٹیکس اور جنرل سیلز ٹیکس شامل ہیں۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

19 جون 2009ء

6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
	تلاوت، خبریں
7-05 am	لقاءمع العرب
8-10 am	المائدہ
8-30 am	مدرسۃ الحفظ، تقریب تقسیم انعامات
9-05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-25 am	ترجمۃ القرآن
10-25 am	درس ملفوظات
10-55 am	بیت دارالبرکات کا افتتاح
12-05 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
1-05 pm	چلڈرن کلاس
2-05 pm	فرنچ کلاس
2-30 pm	سرائیکی سروس
3-20 pm	ملاقات پروگرام
4-00 pm	انڈونیشین سروس
5-05 pm	سیرت صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
6-00 pm	براہ راست خطبہ جمعہ Live
7-15 pm	تلاوت
7-30 pm	درس حدیث، خبریں
8-20 pm	بنگلہ پروگرام
9-25 pm	سیرت صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
10-00 pm	خطبہ جمعہ
11-05 pm	بیت البرکات کا افتتاح
11-30 pm	زلزلے۔ ڈاکومنٹری پروگرام

20 جون 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-15 am	فرنچ کلاس
12-35 am	عربی سروس
2-40 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-15 am	خطبہ جمعہ
4-30 am	اسماء حسنیٰ
5-05 am	بنگلہ پروگرام
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-20 am	تلاوت، درس حدیث، جماعتی خبریں
7-25 am	فرنچ کلاس
7-50 am	لقاءمع العرب
9-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-15 am	خطبہ جمعہ
10-25 am	اسماء حسنیٰ
10-55 am	راہ ھدیٰ
12-00 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
1-10 pm	سوال و جواب
2-15 pm	رفقاء احمد
3-00 pm	خطبہ جمعہ
4-00 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm	فرنچ سروس
5-25 pm	کھانے کے بارے پروگرام
5-50 pm	تلاوت، ایم۔ٹی۔اے جماعتی خبریں
6-45 pm	بنگلہ پروگرام
7-45 pm	انتخاب سخن Live
8-45 pm	طلباء جامعہ احمدیہ حضور انور کے ساتھ
9-55 pm	راہ ھدیٰ
10-55 pm	سوال و جواب

تعلیم القرآن کلاس کا التواء

نظارت تعلیم القرآن کے تحت امسال جولائی 2009ء میں ہونے والی "فضل عمر تعلیم القرآن کلاس" بوجوہ ملتوی کر دی گئی ہے۔ امراء اضلاع، صدران جماعت اور سیکرٹریان تعلیم القرآن نوٹ فرما

ربوہ میں طلوع وغروب 11 جون

طلوع فجر	4:32
طلوع آفتاب	6:00
زوال آفتاب	1:08
غروب آفتاب	8:16

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس 1400/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید وفروخت کی بااعتماد ایجنسی
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، اور کرانک امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں
424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF
JEWELLERS
Rabwah SINCE 1952
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

FD-10

7 مرلہ مکان برائے فروخت
برائے رابطہ: 0334-6369212

بجلی کا نعم البدل
جنریٹر ہی جنریٹر لاہور ریٹ پر حاصل کریں۔ گیس اور پٹرول پر
نیو ربوہ الیکٹرونکس
ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر: 047-6215934

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact#: 0302-7681425 & 047-6211298

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Corbide Daies Corbide parts
Silver Brose instruments.
Shop No.4 Shaheen Market Madni Road new Dhurm pura Mustfa Abad Lahore mob:0300-9428050